بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۲۲ ہجرت ۱۳۵۲ھش ۲۲ مئی ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۱۳

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی راہ میں اگر مشکلات کے دریا میں بھی ڈال دیا جائے تب بھی مومن کبھی نہیں گھبراتا

یہی وہ امور ہیں جن کے بعد حقیقی معرفت اور سچی راحت انسان کو مل سکتی ہے

"وہ امور جن پر سچی معرفت کی بناء ہے، یہ ہیں کہ انسان خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اُس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچی نعمت اور حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اُس وقت دل میں رِقت پیدا ہوتی ہے مگر یہ رِقت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذّت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ رُوح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مدّعا یہ ہے کہ سمندر سے پہلے ایک سراب آتا ہے وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامُراد رہتا ہے۔ لیکن جو ہمّت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے۔ وُہ منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیتیں انسانی رُوح کے اندر رکھی ہوئی ہیں۔ اُن میں سے اس رِقّت کی بھی ایک کیفیّت ہے۔ کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی سے متأثر ہو جاتا ہے۔ کوئی آگے چلتا ہے اور اُن پر قانع نہ ہو کر صبر کیساتھ اصل مرحلہ تک پہنچتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ سچّائی کے طالب کے واسطے یہ شرط ہے کہ جہاں سے اُسے سچّائی ملے لے لے۔ یہ ایک نُور ہے جو اُس کی رہبری کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۱ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت سر اور بدن میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفاء عطا فرمائے۔

مکرم مرزا فتح دین صاحب نائب ناظر بیت المال میو ہسپتال لاہور سے کچھ عرصہ کے لئے واپس ربوہ آ گئے ہیں۔ تاحال سانس کی نالی میں نلکی لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بات چیت نہیں کر سکتے ۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت آپکی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

میری بیماری فالج کے عوارض میں شدت پیدا ہو گئی ہے۔ پہلے قدرے چل پھر لیتا تھا اب اس سے بھی معذور ہو گیا ہوں۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماوے۔

(کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان ۔ ربوہ)

بیرونی ممالک میں احمدی ڈاکٹر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے سینکڑوں احمدی ڈاکٹر پاکستان سے باہر مختلف ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے کوائف (نام ۔ تعلیم ۔ تجربہ اور موجودہ کام و ایڈریس) مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

یوم خلافت ــــ ۲۷ مئی بروز اتوار

جماعتیں اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کریں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔ اس سے اگلے روز ۲۷ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے اذن سے جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔

حسب سابق ۲۷ مئی کو تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں جن میں خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات پر تقاریر کی جائیں۔

جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سیّد عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ہجرت ۱۳۵۲ھش

کامل الایمان مومنوں کی ایک بیّن علامت

اللہ تعالیٰ نے سچے، حقیقی اور کامل الایمان مومنوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنے دعویٰ ایمان کا ثبوت اپنے عمل سے دیتے ہیں۔ بالخصوص جب خدمتِ دین کی راہ میں کسی مشکل یا مصیبت کا سامنا کرنا پڑے تو پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ اللہ اور رسول کا پورا پورا ساتھ دیتے اور ہر تکلیف، ہر دکھ اور ہر مصیبت کو بطیبِ خاطر برداشت کرتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ○

(الحجرات آیت ۱۶)

مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان لانے کے بعد پھر کسی شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے (یعنی کامل الایمان مومن) ہیں۔

جو لوگ ایسے نہ ہوں یعنی ایمان لانے کے بعد اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت نہ دیں اور جب اللہ اور رسول کی طرف سے جانوں اور مالوں کی قربانی کا مطالبہ کیا جائے تو قدم آگے بڑھانے کی بجائے ساتھ چھوڑ جائیں، انہیں اللہ تعالیٰ سرے سے مومن تسلیم ہی نہیں کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے:۔

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ (الحجرات آیت ۱۵)

اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، تو اُن سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے۔ ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کرلی ہے کیونکہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کرو گے (یعنی عزم و استقلال کے ساتھ قربانی و ایثار کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ گے) تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس کامل الایمان ہونے کی یہی علامت ہے کہ انسان یُسر ہی نہیں بلکہ عُسر کی حالت میں بھی پیچھے نہ ہٹے بلکہ قدم آگے بڑھائے اور خدا اور اُس کے دین کی راہ میں مال ہی نہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر جان پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کرے۔ جب انسان اپنے صادق الایمان ہونے کا اس رنگ میں ثبوت دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کا محافظ اور معین و مددگار ہوجاتا ہے۔ جب وُہ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ کہتا ہوا اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیتا ہے تو اللہ اُسکے صدق، اُسکے اخلاص، اُسکی وفاداری، اُسکی استقامت اور اُس کی جاں نثاری و جاں سپاری کی قدر کرتے ہوئے خود اس کا محافظ ہوجاتا ہے۔ ایسے شخص کو نہ آگ کوئی گزند پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی اور بڑی سے بڑی مصیبت اس کا کچھ بگاڑ سکتی ہے۔ وہ زندہ رہے تو بھی دم نقد بہشت میں ہوتا ہے اور اگر جان قربان کرنی پڑے تو بھی بہشت اُس کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے کامل الایمان لوگوں کے اوصاف اور اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مشکلات کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اسلئے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے محض قول سے کچھ نہیں بنتا ...... عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن خوبصورت ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اُسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اسی طرح پر ایک ایمان دار کو اس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اگر وہ بدعمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہوجاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذّت آتی ہے اور اسکی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اُسے بیزاری پیدا ہوجاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی عظمت اور جلال کے اظہار کیلئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔ ایسا ایمان اُسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا۔ وہ خدا کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضاء کو رضاءِ الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیم بذات الصدور ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اُتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح و سلامت نکال لیتا ہے۔ مگر اِن عجائبات کو وُہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو ایسے کامل الایمان مومن بنانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپؑ نے اپنے متبعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کرکے دکھایا۔ ایسا ہی تم بھی اُن کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس زمانہ پر غور کرو جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ کیا۔ وہ زمانہ بڑا ابتلاء کا زمانہ تھا۔ اُس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو حقِ رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت اور قوت بجز صدق ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔ آج جس قدر تم لوگ بیٹھے ہوئے ہو اپنی اپنی جگہ سوچو کہ اگر اس قسم کا کوئی ابتلاء ہم پر آجائے تو کتنے ہیں جو ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ مثلاً گورنمنٹ کی طرف سے ہی یہ تفتیش شروع ہو جائے کہ کس کس شخص نے اس شخص کی بیعت کی ہے تو کتنے ہوں گے جو دلیری کے ساتھ یہ کہہ دیں کہ ہم مبائعین میں داخل ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۴، ۳۷۵)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی مشیت خاص کے ماتحت جماعتِ احمدیہ ایسے ہی کامل الایمان بندگانِ خدا کی جماعت ہے جن کی رُوحیں صدق اور اخلاص سے بھری ہوئی ہیں۔ وہ بحمد اللہ تعالیٰ اپنے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کے بل پر ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ہمیشہ پُورے اُترتے اور مخالفت کی آگ میں سے کُندن بن کر نکلتے رہے ہیں۔ وہ اُس خدا کی حفاظت اور امان میں ہیں جو انہیں آگ میں سے بھی صحیح سلامت نکال لیتا ہے۔ وہ اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید و نصرت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکسار، صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا مثالی نمونہ پیش کرکے ثابت کر دکھائیں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر تکلیف اٹھا کر اور ہر قربانی پیش کرکے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوں گے اور ناکامی و نامرادی اُن لوگوں کے ہی حصہ میں آئے گی جو ماضی سے کوئی سبق حاصل نہ کرتے ہوئے مخالفت میں ایڑی چوٹی بلکہ ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں، اس لئے کہ اُنکی لڑائی فی الاصل خدا تعالیٰ سے ہے۔ اور کون ہے جو خدا کے مقابلہ میں کامیاب ہوسکے۔

خدا کے ساتھ لڑائی کا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مخالف جو ہمارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں دراصل ہمارے ساتھ لڑائی نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں اور کون ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی میں کامیاب ہو۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا مساجد سے نفع اندوزی جائز ہے؟

مکرم سید عبدالحی صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ

یہ مقالہ ۲۳ ماہ ستمبر ۷۳ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس میں پڑھا گیا۔

آج سے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے حالات کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی دینی حالت یہ ہوگی کہ ان کی مساجد بظاہر بڑی عالیشان اور آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت کے نقطۂ نظر سے ویران ہوں گی اور مساجد کے ائمہ اور علماء دین کے متعلق حضور نے فرمایا تھا عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ کہ آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں ان کے علماء بدترین ہوں گے

اس روحانی ابتری اور مساجد کی ویرانی کا نقشہ آج ہمارے سامنے ہے۔ نیز حضور نے فرمایا تھا کہ مسلمان یہود کے نقش قدم پر چلیں گے۔

چنانچہ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ یہود نے یروشلم کی ہیکل میں تجارت کے لئے دکانیں بنوائی تھیں اور وہ دکانداروں سے کرایہ وصول کر کے ہیکل کے نام پر جمع کرتے تھے اور اسے خود کھا جاتے تھے مسیح نے یہود کو کہا کہ تم شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہو اور اس کو تم نے تجارت کا ذریعہ بنایا ہے۔ میں اس ہیکل کو مسمار کر دوں گا اور نئے سرے سے ہیکل کو تعمیر کروں گا۔ اور پھر مسیح نے ہیکل کو ان آلائشوں سے پاک کیا اسی طرح آج مساجد تجارت اور جلبِ زر کا بہت بڑا ذریعہ بنی ہوئی ہیں اور اس دور کا مسیح ان مساجد کو پاک کرے گا۔ آج کے دور میں عالم اسلام میں عموماً اور ہمارے پاکستان میں خصوصاً صورت حال یہ ہے کہ مساجد نفع اندوزی اور جلب زر کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں مسجد کی امامت روزگار حاصل کرنے کا ایک آسان ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد آج تک کے ۲۵ سال کے عرصہ میں ہمارے ملک میں جتنی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اتنی مساجد گذشتہ سو سال میں بھی تعمیر نہیں ہوئی تھیں اس قدر کثرت سے مساجد کی تعمیر نمازیوں کی حقیقی ضرورت پر مبنی نہیں ہے بلکہ مسجد کی تعمیر اور اس کی امامت اور تولیت سے ایک مخصوص طبقہ کے مالی مفادات وابستہ ہیں۔

یہ سب مساجد کسی مخیر مسلمان کی وقف کردہ زمین پر نہیں بلکہ عموماً سرکاری اراضی۔ متروکہ املاک پبلک گذرگاہوں پارکوں اور رفاہِ عامہ کے لئے مخصوص جگہوں پر تعمیر ہو رہی ہیں۔ عموماً یوں ہوتا ہے کہ اس قسم کے مقامات پر کوئی شخص راتوں رات ایک مختصر سی سجدہ گاہ بنا کر اس پر مصلّٰی بچھا دیتا ہے اور پیچھے چند صفیں اور وضو کا سامان رکھ دیتا ہے اس طرح اس جگہ پر قبضہ ہو جاتا ہے پھر یہی شخص خود ہی اس مسجد کا متولی بنکر عوام کے مذہبی جذبات کو اپیل کر کے چندہ جمع کرتا ہے اور بغیر کسی قسم کے احتساب اور محاسبہ کے ایک مسجد تعمیر کر دیتا ہے اس عرصہ میں اگر کوئی مداخلت نہ ہو تو آمدنی کے ذرائع کو یقینی بنانے کے لئے مسجد کے اردگرد محفوظ زمین پر تجارتی اغراض کے لئے مارکیٹ تعمیر کی جاتی ہے اور اسے کرایہ پر دے کر ماہوار ہزاروں روپے کی آمد حاصل کی جاتی ہے اور اگر حکومت یا پبلک کے کسی ادارے کی طرف سے کوئی نوٹس لے لیا جائے تو عوام کے مذہبی جذبات کو مشتعل کیا جاتا ہے۔ مذہب میں دخل اندازی کا نعرہ لگتا ہے اور حکومت خاموش ہو جاتی ہے اور عوام اس قدر اخلاقی اور روحانی مریض ہیں کہ وہ انتہائی بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ اپنے منفی رویہ سے جلب زر کے اس ذریعہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

اگر اس رجحان کو روکا نہ گیا تو کچھ عرصہ میں منافع خوری کا یہ ذریعہ اس قدر وسعت اختیار کرے گا کہ نہ صرف حکومت کی جائداد اور عوام کی دولت کا بے محل استعمال اور استحصال ہوگا۔ بلکہ اس سے بہت سی اخلاقی۔ معاشرتی اور سیاسی خرابیاں جنم لیں گی۔ جن کا آخری نقصان اسلام اور اہل اسلام کو ہوگا۔

یہ صورت حال صرف آج پیدا

. . . .

. . . . نہیں ہوئی بلکہ آج سے قریباً نو سو سال پہلے مصر میں بھی پیدا ہوئی تھی اور اس وقت کی متعدد حکومتوں کو اسبارے میں باقاعدہ اقدامات کرنے پڑے تھے اور یہی صورت حال دوسری مختلف شکل میں عیسائیت کے کلیسائی نظام کی وجہ سے یورپ کو بھی پیش آئی تھی

مساجد کے ساتھ دکانیں بنانیکی تاریخی اور فقہی پہلو

مساجد کے ساتھ دکانوں اور مارکیٹوں کی تعمیر یا کثیر منزلہ مکان کے ایک فلیٹ کو مسجد قرار دیکر باقی حصے کو کرایہ پر دینا اور یہ خیال کر لینا کہ اس طرح جو آمد ہوتی ہے وہ مسجد اور رفاہ عامہ پر ہی خرچ ہوتی ہے اس زمانے کی ایک بدعت ہے جس کو شروع ہوئے دو سو سال سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا ورنہ کتاب اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے جواز کے حق میں کوئی دلیل اور کوئی نظیر نہیں ملتی اسی طرح خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی اس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ بنو امیہ۔ بنو عباس اور مصر میں فاطمی خلافت کے عرصہ میں اور اسی زمانے میں وسط ایشیا اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھی اس کی کوئی مثال اور کوئی نظیر تاریخ کی کتب فقہ کے متعلقہ ابواب اور آثار قدیمہ سے ثابت نہیں

اسلامی فقہ کے مذاہب اربعہ یعنی فقہ حنفیہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ اور حنبلیہ کی مستند کتب اور مآخذ موجودہ صورت حال کے جواز کا فتوے نہیں دیتے بلکہ شیعہ فقہ میں بھی اس کے جواز کی کوئی وضاحت نہیں۔

اس کے مقابل پر مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کے حصول۔ تعمیر کے اخراجات اور تعمیر کے بعد روزمرہ کے اخراجات کے لئے اوقاف کے نظام کی جو تفاصیل فقہ کی کتب میں ملتی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ طریق کار سراسر غیر شرعی ہے

مسجد اسلامی عبادت گاہ ہے جس میں انسان پانچ وقت اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر اپنی بے مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی قدرت اور رحمت سے فضل کا طالب ہوتا ہے حدیث میں نماز کی حالت کو مناجات کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے یعنی نماز میں انسان خدا تعالیٰ سے محو گفتگو ہوتا ہے اور دعا جو مخ عبادت ہے اس کے لئے ماحول کی پاکیزگی طہارت سکون اور خاموشی ضروری شرط ہیں مسجد کا تقدس اس امر کا مقتضی ہے کہ یہ تمام قسم کی مادی آلائشوں سے بالا ہو اس کا ماحول پر سکون اور پر وقار ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا (مسلم) آبادیوں میں سے خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیاری جگہ ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہ ان کے بازار ہیں۔

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اور آج کا مسلمان عالم دین اَحَبُّ الْبِلَادِ کو اَبْغَضُ الْبِلَادِ کے باہم ملا دینا چاہتا ہے (حالانکہ یہ اجتماع نقیضین ہے) قطع نظر اس کے کہ فقہ اور تعلیمات اسلامی اس بارے میں کیا کہتی ہیں عقل سلیم اس بات کو رد کرتی ہے کہ عبادت گاہ عین بازار میں ہو عبادت گاہ کے اردگرد بازار لگا کر اس کے تقدس اور وقار اور پر سکون ماحول کو خراب کیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد کی تعمیر میں خلوصِ نیت

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کی تعمیر میں ایک سے زیادہ نیتیں کار فرما ہوتی ہیں۔ صحیح اور جائز مسجد وہی ہے جو خلوص نیت سے محض للہ تقوٰی کی اساس پر تعمیر کی جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ

(التوبہ ۱۰۹)

وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقوٰی پر رکھی گئی ہے زیادہ حق دار ہے کہ اے نبی تو اس میں امامت کرائے

اور اس کے مقابل پر دوسری قسم کی مساجد وہ ہیں جن کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقوٰی پر نہیں رکھی گئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا (التوبہ: ۱۰۸)

اور وہ لوگ جنہوں نے ایک مسجد نقصان پہنچانے، کفر کی تبلیغ کرنے اور مومنوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے بنائی ہے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے والوں کے لئے کمین گاہ مہیا کی ہے۔ وہ ضرور قسم کھائیں گے کہ اس مسجد کے بنانے سے ہمارا ارادہ صرف نیکی کرنا تھا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹ بول رہے ہیں۔ اے نبی تو ایسی مسجد میں کبھی کھڑا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت اور حکام کو اس بارہ میں جائزہ لینے کا حق حاصل ہے کہ وہ دیکھیں کہ مسجد حقیقی ضرورت کے تحت جائز وسائل سے تعمیر ہو رہی ہے یا اس کی تعمیر کا مقصد روزگار کی فراہمی اور جلبِ منفعت ہے۔

مساجد ضرار کا مقصد مسلمانوں کی اجتماعی مرکزیت کو توڑنے فرقہ داریت کو ہوا دینے اور مساجد کے منبروں پر قابض ہو کر ملک میں فساد کرنا ہوتا ہے تو ایسی مساجد پر اس نام کا اطلاق کیوں نہیں ہو گا جن کا مقصد ہی نفع اندوزی ہو۔

مساجد کی ضرورت

مسجد کی تعمیر میں دوسرا بنیادی امر اس کی حقیقی ضرورت ہے۔ بلا ضرورت مساجد کی تعمیر سے نہ صرف قومی دولت کا بے محل استعمال ہوتا ہے بلکہ اس سے فرقہ وارانہ ذہن تیار ہوتا ہے۔

تفسیر کشاف میں لکھا ہے

لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ الْاَمْصَارَ عَلٰى يَدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاَنْ لَّا يَتَّخِذُوْا فِي الْمَدِيْنَةِ مَسْجِدَيْنِ يُضَارُّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ۔

(تفسیر کشاف زیر آیت مسجد ضرار نیز فتاوی عبدالحی جلد ۲ صـ ۲۰۸)

کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متعدد ممالک اور شہر و قصبات پر فتح دی تو آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ ہر شہر میں ایک سے زیادہ مسجدیں نہ بنائیں اس طرح ایک مسجد کی تعمیر سے دوسری مسجد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک دفعہ ایک مسجد کی تعمیر کے لئے تبرکاً چندہ مانگا گیا تو حضور نے فرمایا

"ہم تو دے سکتے ہیں اور یہ کچھ بڑی بات نہیں مگر جب کہ خود ہمارے ہاں اتنے بڑے اہم اور ضروری سلسلے خرچ کے موجود ہیں جن کے مقابل میں اس قسم کے خرچوں میں شامل ہونا اسراف معلوم ہوتا ہے تو ہم کس طرح شامل ہوں یہاں جو مسجد خدا بنا رہا ہے اور وہی مسجد اقصیٰ ہے وہ سب سے مقدم ہے"

اس کے بعد حضور نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہؒ سے کسی مسجد کی تعمیر کے لئے عطیہ مانگا گیا تو آپ نے فرمایا:—

"میرا جی نہیں چاہتا تھا کہ میں کچھ دوں۔ مسجدیں بہت ہیں۔ اور مجھے ان میں اسراف معلوم ہوتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

موجودہ وقت میں عام طور پر جو مساجد تعمیر ہو رہی ہیں اور جن سے جلبِ منفعت مقصود ہوتا ہے وہ ضرورت کو مدنظر رکھ کر تعمیر نہیں ہو رہیں اس لئے ان کی تعمیر سے ملت کو فائدہ پہنچنے کی بجائے نقصان ہو رہا ہے۔

مسجد کی تعمیر کیلئے زمین

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے

آج کل ہر ایسی زمین پر مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے جس کا مالک معلوم نہ ہو۔ عوام کی منشاء کہ زمین ہو۔ حکومت کی سرکاری زمین ہو یا رفاہ عامہ کے لئے مخصوص مقام ہو۔ ہر صورت شرعی لحاظ سے قطعاً غلط ہے

فقہ اسلامی کی رو سے مسجد صرف ایسی زمین پر تعمیر ہو سکتی ہے۔

۱۔ جسے باقاعدہ مسجد کے لئے اس کے اصل مالک سے خریدا گیا ہو

۲۔ بصورت دیگر حقیقی مالکِ زمین نے اسے مسجد کی تعمیر کے لئے باقاعدہ ہبہ یا وقف کیا ہو۔

۳۔ مسجد کی زمین راستہ اور اصل عمارت پر کسی کا حق شفعہ نہ ہو۔

دوسری صورت میں مسجد کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔ ابن نجیم کی کتاب بحرالرائق میں لکھا ہے

لَوِ اشْتَرٰى دَارًا لَهَا شَفِيْعٌ فَجَعَلَهَا مَسْجِدًا كَانَ لِلشَّفِيْعِ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِالشُّفْعَةِ وَكَذَا اِذَا كَانَ لِلْبَائِعِ حَقُّ الْاِسْتِرْدَادِ كَانَ لَهٗ اَنْ يُّبْطِلَ الْمَسْجِدَ كَذَا فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ

(جلد ۵ صـ ۲۴۹)

اگر کوئی شخص قابل شفع مکان خرید کر اسے مسجد بنا دے تو شفع کرنے والے کا حق ہو گا کہ وہ شفعہ کی کارروائی کر کے اسے واپس لے لے اور اگر خرید و فروخت میں فروخت کنندہ کو حق استرداد حاصل ہو تو وہ اس حق کا استعمال کر کے مسجد کو کالعدم قرار دے سکتا ہے۔

۴۔ مشترکہ ملکیت یا مشاع یعنی ناقابل تقسیم عمارت یا قطعۂ زمین پر مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی۔ نہ اسے مسجد کے وقف میں لیا جانا جائز ہے۔ اس بارے میں امام محمدؒ کے ساتھ امام ابو یوسفؒ بھی متفق ہیں۔ (البحرالرائق لابن نجیم جلد ۵ صـ ۲۱۳ ردّ المختار علی درالمختار ابن عابدین جلد نمبر ۳ صـ ۳۷۶)

۵۔ سرکاری زمین کے لئے بھی یہی شرائط ہیں یعنی چونکہ اس زمین کی مالک حکومت ہوتی اس لئے حکومت کی اجازت کے بغیر کسی قطعہ زمین پر مسجد کی تعمیر قطعاً ناجائز ہے بلکہ بعض محتاط فقہاء نے بادشاہ وقت کے لئے سرکاری اراضی کو مساجد کے لئے وقف کرنے کی صورت میں بھی بعض پابندیاں عائد کی ہیں بصورت عدم پابندی بادشاہ یا حاکم وقت کے حکم کو بھی چیلنج کیا جا سکتا ہے اس کی شرائط حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ حکومت ایسی جائداد یا اراضی کی حقیقی مالک ہو مثلاً اگر کوئی ملک صلح سے فتح ہو کر اسلامی مملکت میں داخل ہوا ہو تو ایسے ملک کی اراضی پر اسلامی حکومت کو حقوقِ ملکیت حاصل نہیں ہوں گے ایسی صورت میں اگر حاکم وقت مسجد کے لئے کوئی قطعۂ اراضی وقف کرتا ہے تو اس کا حکم نافذ نہیں ہو گا۔

(بحرالرائق جلد ۵ صـ ۲۴۹)

۲۔ حکومت کسی ایسی جگہ کو مسجد کے لئے نہیں دے سکتی جس میں مسجد کی تعمیر یا مسجد کے لئے وقف کی تعمیر سے شارع عام میں رکاوٹ پڑے اور لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف ہو۔

(بحرالرائق جلد ۵ صـ ۲۴۹)

حکومت کے حقیقی مالک ہونے کا مسئلہ بھی اسی سلسلے میں زیر بحث آیا ہے چنانچہ فقہ کی کتاب شامی جلد ۳ صـ ۳۶۸ میں لکھا ہے کہ اگر حاکم وقت۔ امام یا سلطان کسی مسجد یا مدرسہ کے لئے بیت المال کی زمین وقف کرے تو چونکہ وقف میں ملکیت شرط ہے اور حکومت اصل مالک نہیں ہوتی اس لئے ایسا وقف حقیقی وقف نہیں ہو گا بلکہ بحکم ارصاد ہو گا۔"

(باقی)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۲۲۳۷۲ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی ۴۶ عدد رسیدات جاری ہو چکی ہیں سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ نارووال سے گم ہو گئی ہے

لہٰذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی کو علم ہو جائے تو نظارت بیت المال کو اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

قائدین سے گزارش ہے کہ ماہ اپریل کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال فرمائیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۱۱۶۵

میں انور بیگم زوجہ محمد علی صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 455/6 ڈاک خانہ گنگا پور تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات وزنی ایک تولہ تین ماشے مالیت ۳۷۵/- روپے

۲۔ گھڑی ایک عدد قیمت ۹۰/- روپے۔

۳۔ سلائی مشین ایک عدد قیمت ۱۴۰/- روپے

۴۔ حق مہر خاوند سے وصول ہو چکا ہے ۵۰۰/- روپے

کل میزان ۱۱۰۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ انور بیگم زوجہ محمد علی چک 455/6 ڈاک خانہ گنگا پور تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ حسن محمد لئیق ڈرگ کالونی کراچی

گواہ شد: محمد علی الفلاح سوسائٹی ڈرگ کالونی ۸۴/B/۷ کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۱۶۶

میں ملک خالد محمود ولد ملک عبد القدیر صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ ملک خالد محمود ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ محمود احمد زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ مبشر احمد کاہلوں ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۱۱۶۷

میں بشیر حسین چوہدری ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۷۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشیر حسین چوہدری۔ 2/11 P.E.C.H.S کراچی۔

گواہ شد:۔ محمد عبد الوہاب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹

گواہ شد:۔ راجہ عبد القدیر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۰

مسل نمبر ۲۱۱۶۸

میں افتخار احمد تبسم ولد غلام محمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ افتخار احمد تبسم معرفت عبد اللہ صاحب لیکچرار زرعی یونیورسٹی لائل پور

گواہ شد:۔ عبد الماجد لیکچرار زرعی یونیورسٹی لائل پور

گواہ شد:۔ رشید احمد پریذیڈنٹ زرعی یونیورسٹی لائل پور

مسل نمبر ۲۱۱۶۹

میں اصلاح الدین احمد ولد نواب دین احمد صاحب قوم راجپوت طور پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال ۳ ماہ پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۶۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ اصلاح الدین احمد۔ 15/E.P.E.-C-11 Central Comm Area کراچی۔

گواہ شد:۔ محمد عبد الوہاب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد:۔ راجہ عبد القدیر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۱۷۰

میں چوہدری لئیق احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ چوہدری لئیق احمد بمقام جہانیاں ضلع ملتان۔

گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن طاہر پریذیڈنٹ حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹۔

گواہ شد: محمد عبد الوہاب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹۔

مسل نمبر ۲۱۱۷۱

میں محمد اسمٰعیل ولد میاں پیر محمد صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ بیکار عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد خام مکان مالیتی ۱۰۰۰/- روپے صرف

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل ولد میاں پیر محمد صاحب مرحوم۔ بمقام پیر کوٹ ثانی ڈاک خانہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ ملک محمد جمیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ ملک محمد اشرف۔

درخواست دعا

میرے بھائی محمد افضل خان صاحب عرصہ سے عارضہ قلب سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت سے نوازے آمین۔ ملک محمد اسلم خان احمدی۔ صدر بازار لاہور چھاؤنی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ قرآن مجید

قرآن کریم کی پیشگوئی واذا الصحف نشرت کے مطابق یہ زمانہ نشر و اشاعت کا ہے اور اس زمانہ میں سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کریم جیسی مقدس کتاب کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ایک عظیم سکیم اور تحریک جاری فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب کرنا اور اس میں حصہ لینا ہم سب کا فرض ہے اس میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس سکیم کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجویٹ نہیں۔ اگر پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجویٹ بن سکتے ہیں۔

ہر ایک احمدی اس میں حصہ لے سکتا ہے وہ معقول رقم اس سکیم کے لئے مرکز میں بھیجے ہر سال جمع شدہ رقم کی اطلاع ہر ایک ممبر کو دی جائے گی ہر سال جمع شدہ رقم کا ۱/۵ حصہ وظائف پر خرچ ہوگا باقی ۴/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۱/۵ حصہ اور علیٰ ہذا القیاس۔ دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور یہ رقم صدر انجمن محفوظ بھی رہے گی جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔

حسب استطاعت معقول رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ سالانہ یا ششماہی عطایا بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

(ناظر تعلیم)

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

میری بھانجی عزیزہ عالیہ عطاء بنت میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر لاہور چھاؤنی پنجاب یونیورسٹی کے بی ایس سی کے امتحان (منعقدہ ۷۲ء) میں ۵۳۴ نمبر لے کر تمام طالبات میں اوّل رہی ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ یہ شاندار کامیابی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاندان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ (بشریٰ بشیر جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ بیگم ارجمند نصرت ربوہ)

احمدی ڈاکٹروں کے لئے ایک اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جن کے نام ہمیں دو تین مہینوں کے اندر اندر مل جانے چاہئیں۔ اس واسطے پاکستانی احمدی ڈاکٹروں اور ان پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں ان کو میں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں۔" (الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۳ء)

سب احمدی ڈاکٹر اپنے کوائف (نام - عمر - تعلیم - تجربہ - موجودہ کام و ایڈریس) سے فوراً ہمیں مطلع فرمائیں نیز یہ کہ وہ امام ہمام کے ارشاد کی تعمیل میں افریقہ کے لئے کب اور کتنا وقت دے سکیں گے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

دعائے مغفرت

- میری خالہ جان قمر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد نواز خان صاحب کٹکی سابق منیجر ورکس گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کراچی مورخہ ۷۳-۳-۴ کو بعارضہ کینسر لندن میں وفات پا گئیں۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا جنازہ مورخہ ۷۳-۳-۹ کو بذریعہ جہاز ایکسپریس کراچی سے ربوہ لایا گیا دوسرے دن مورخہ ۷۳-۳-۱۰ کو بعد نماز ظہر محترم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری ایڈیٹر ماہنامہ الفرقان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین کی غرض سے نعش بہشتی مقبرہ لے جائی گئی۔ جس میں کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کرائی۔

میری خالہ مرحومہ انتہائی ملنسار۔ خوش مزاج اور نیک خاتون تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے مرحومہ نے اپنے پیچھے صرف ایک لڑکی چھوڑی ہے جو شادی شدہ ہے۔ اور ان دنوں لندن میں مقیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی لڑکی اور دیگر عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(مسعود احمد فاروقی سیکرٹری مال حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور)

۲- میری پھوپھی محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نور الدین صاحب مرحوم آف ہونگ ضلع گجرات ۱۰ مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعرات دن ساڑھے بارہ بجے جلسہ دار العلوم غربی ربوہ میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ نیک دل، پاک سیرت اور مخیر خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی یادگار ایک لڑکی چھوڑی ہے نماز جنازہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرماوے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(غلام مرتضیٰ جاوید۔ کارکن دفتر وکالتِ تبشیر ربوہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

سال رواں کا ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان انشاء اللہ ۳ جون بروز اتوار ہوگا۔ ناصرات کی تمام عہدیدار پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

استانی کی ضرورت

چک منگلا ضلع سرگودھا کے پرائمری سکول کے لئے ایک میٹرک جے وی استانی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے نام بھجوائیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

وقف جدید کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود نے فرمایا:- "میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔" انصار اللہ کا فرض ہے کہ اس مبارک الٰہی تحریک کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور زعماء کرام اور عہدیداران جائزہ لیں کہ ان کے حلقہ میں کوئی ایسا بچہ، جوان اور بوڑھا ایسا تو نہیں جو اس تحریک میں ابھی تک شامل نہ ہوا ہو۔ نیز اپنی مساعی کی باقاعدہ رپورٹ پورے اعداد و شمار کے ساتھ باقاعدہ مرکز کے دفتر میں ارسال فرماتے رہیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

ایک باورچی کی ضرورت

ربوہ میں ایک باورچی کی ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کے کھانے پکانے کا کام کر سکے معقول تنخواہ۔ رہائش، خوراک بجلی پانی کی سہولت بھی دی جائے گی۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مقامی صدر یا امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے

گیانی عباد اللہ۔ دفتر الفضل ربوہ